پیشاب سے سورۃ فاتحہ لکھنا

آجکل اکثر ساتھی میسج کر کے مفتی تقی عثمانی صاحب کے فتوے کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے یہ کہا ہے کہ پیشاب سے سورۃ فاتحہ لکھنا جایز ہے؟

سب سے پہلے یہ شوشہ بریلویوں نے چھوڑا تھا ۔چونکہ غیر مقلدین اور بریلوی آپس میں بہن بھای ہیں جو چیز ایک کہ پاس ہو دوسرا لے ہی لیتا ہے جیسے غیر مقلدوں کی مجتہد طالب الرحمٰن نے بریلویوں کی کتاب زلزلہ سے حوالے چوری کر کے اپنی کتاب الدیوبندیہ لکھی اسی طرح غیر مقلد لامذہبوں نے مفتی تقی عثمانی صاحب پر یہ الزام لگایا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ "پیشاب سے سورت فاتحہ لکھنا جایز ہے " اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ جب کوی عالم، فقیہ یا محدث کسی مسئلہ پر بحث کرتا ہے تو اس کے بارے میں موجود تمام دلایل کو جمع کرتا ہے اور پھر مخالف دلایل کا رد کر کے اپنا موقف پیش کرتا ہے ۔چونکہ بریلوی اور لامذہب غیر مقلد دونوں کا کتابوں سے دور دور کا بھی واسطہ نہیں رہتا اسی لیے اس بات کو سمجھنے سے انکی عقل قاصر ہے۔

دوسری بات یہ بھی ہے کہ جیسے کسی مسلمان کا ایمان قرآن اور فرشتوں کے پر ایمان لاے بغیر مکمل نہیں ہوتا اسی طرح بریلویوں اور غیر مقلدوں کا ایمان بھی خیانت اور دھوکے بازی کے بغیر مکمل نہیں ہوتا اسی لیے آپ جب بھی دیکھیں گے بریلوی اور غیر مقلد ہمیشہ نامکمل عبارت ہی آپکے سامنے رکھیں گے ۔اس مسئلہ میں بھی انٹرنیٹ پر جو مفتی تقی عثمانی صاحب کی کتاب فقہی مقالات کی جلد 4 کے سکین صفحات موجود ہیں وہ بھی نامکمل ہیں ۔ان خاینوں کی خیانت کی حد کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ شروع کے غیر متعلقہ صفحات تو لگا دیے ہیں لیکن نیچے جہاں اس مسئلہ پر یعنی تداوی بالحرام پر بحث ہو رہی ہے اسکا ایک ہی صفحہ لگایا ہے جسکو پڑھ کر اصل مسئلہ بھی کسی عام قاری کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا چل رہا ہے۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ فقہا کہ ی ہاں ایک مسلہ تداوی بالحرام کا بھی ہے کہ آیا کہ حرام کے زریعے علاج کرنا جایز ہے یا نہیں یعنی اگر کسی کو کوی ایسی بیماری ہو جسکا علاج کسی حلال چیز کے زریعے ممکن نہ ہو تو کیا اسکا علاج کسی حرام چیز سے کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اب جب حلال چیز کے زریعے علاج ممکن نہیں تو کیا اس مریض کو مرنے دیا جاے؟ یا اسکی جان بچانے کے لیے کسی حرام چیز سے علاج کر لیا جاے۔

اسمسئلہ میں ہمارے فقہاء کرام نے اختلاف کیا ہے بالخصوص سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ نے علاج بالحرام کو ناجایز کہا ہے کیونکہ حرام میں شفاء نہیں ہے اور یہاں تک کہہ دیا کہ اگر موت واقع ہونے اور جان جانے کا خطرہ بھی ہو تب بھی حرام سے علاج کی اجازت نہیں۔شامی میں امام حادی قدسیؒ سے منقول ہے **حتی یخشی علیه الموت و قد علم انه لو کتب فاتحه الکتاب او الا**

خلاص بذالک الدم علی جبهة ینقطع فلا یرخص فیه یعنی اگر نکسیر والے کو موت کا خطرہ بھی ہو اور اسے کسی ذریعہ سے اس بات کا یقین بھی ہو کہ اگر نکسیر کے خون سے اس کی پیشانی پر سورۃ فاتحہ یا اخلاص لکھی جاے تو نکسیر ختم ہو جاے گی اور جان بچ جاے گی پھر بھی خون کے ساتھ لکھنے کی اجازت نہیں۔ شامی کی اس عبارت سے دو باتیں پتا چلیں۔

1۔ کہ یہ مسلہ مفتی تقی عثمانی یا دیوبندیوں کا نہیں بلکہ حنفیوں کا ہے اور بریلیوں کا اس مسلہ پر اعتراض کرنا فقہ حنفیہ سے جہالت کو ثبوت ہے۔

2۔ شامی میں صراحتاً جب اس بات کی اجازت نہیں تو غیر مقلدین کا اعتراض کرنا خیانت، بغض اور عناد کی دلیل ہے۔ مفتی تقی عثمانی صاحب اپنی کتاب فقہی مقالات کی جلد 4 میں جہاں اس مسلہ پر بحث کی ہے اور بریلوی اور غیر مقلد جو صفحہ اہل سنت والجماعت دیوبندیوں کو دکھاتے نہیں تھکتے اگر اس کو ہی صحیح سے پڑھ لیا ہوتا تو مسلہ حل ہو جاتا، لیکن ان لوگوں کا اصل مقصد صرف اور صرف فتنہ پھیلانا ہوتا ہے اسی لیے وہ بغیر پڑھے ہی اپنے ملاوں کی سنی سنی باتوں کو آگے پہنچانے لگ جاتے ہیں۔

مفتی تقی عثمانی صاحب نے وہاں لکھا ہے کہ "اسی طرح صاحبِ ہدایہ نے "تجنیس" میں اسی کو اختیار فرمایا ہے چناچہ فرمایا" یہاں مفتی تقی عثمانی صاحب، صاحبِ ہدایہ یعنی ہدایہ کتاب لکھنے والے کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے تجنیس میں اسکو اختیار فرمایا ہے اور اسی عبارت میں آگے چل کر لکھتے ہیں "چناچنہ فرمایا" کوی بھی منصف مزاج آدمی یہ پڑھ کر جان سکتا ہے کہ یہاں مفتی صاحب اپنی بات نہیں کر رہے بلکہ کسی کی بات کو نقل کر رہے ہیں ۔تف ہے ان جاہلوں کی عقل پر کہ اگر یہ پڑھ کر بھی اعتراض کرتے ہیں تو کتنے جاہل ہیں۔ اور پھر مفتی صاحب خود ہی آخر میں لکھتے ہیں "لیکن یہ منقول نہیں" یعنی یہ صاحبِ ہدایہ سے بھی منقول نہیں بلکہ انکی طرف بھی منسوب ہے جسکو آسان اردو میں ایسے سمجھ لیں کہ صاحبِ ہدایہ نے یہ کہا نہیں ہے بلکہ انکے بارے میں کہا گیا کہ انہوں نے ایسا کہا ہے۔ پھر مفتی صاحب اپنے فتاویٰ جو فتاویٰ عثمانی کے نام سے چھپ چکا ہے اس کے صفحہ 226 پر لکھتے ہیں کہ " میں نے ایسا کوی فتویٰ نہیں دیا، پیشاب یا کسی بھی نجاست سے قرآن کریم کی کوی آیت لکھنا بالکل حرام ہے، اور میں معاذاللہ اسے جایز قرار دینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں نے میری طرف یہ منسوب کیا ہے ان کی تردید کر چکا ہوں، جو "روزنامہ اسلام" کی 12 اگست 2004 کی اشاعت میں شایع ہو چکی ہے، میری جس کتاب کا حوالہ میری طرف منسوب کر کے دیا جا رہا ہے، اس کی حقیقت بھی میں نے اپنی تردید میں واضح کر دی ہے، اس کے باوجود جو لوگ اس فتوے کو میری طرف منسوب کر رہے ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ سے اور کسی پر بہتان لگانے سے ڈرنا چاہیے"

www.ownislam.com
Representative of Ahle Sunnah Wal Jamaah

پیشاب سے سورہ فاتحہ لکھنا سخت حرام ہے

سوال:۔ مکرمی مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض حضرات جابجا ایسے پمفلٹ تقسیم کررہے ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ آپ نے علاج کی غرض سے پیشاب سے سورۂ فاتحہ لکھنے کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے، اور آپ اسے جائز سمجھتے ہیں، براہ کرام اس بارے میں وضاحت فرمائیں کہ کیا آپ نے ایسا کوئی فتویٰ دیا ہے۔

ابراہیم

۹/رجب ۱۴۲۵ھ

جواب:۔

میں نے ایسا کوئی فتویٰ نہیں دیا، پیشاب یا کسی بھی نجاست سے قرآن کریم کی کوئی آیت لکھنا بالکل حرام ہے، اور میں معاذ اللہ اسے جائز قرار دینے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ جن لوگوں نے میری طرف یہ فتویٰ منسوب کیا ہے ان کی تردید میں کرچکا ہوں، جو "روزنامہ اسلام" کی ۱۲/اگست ۲۰۰۴ء کی اشاعت میں شائع ہوچکی ہے، میری جس کتاب کا حوالہ میری طرف منسوب کرکے دیا جارہا ہے، اس کی حقیقت بھی میں نے اپنی تردید میں واضح کردی ہے، اس کے باوجود جو لوگ اس فتوے کو میری طرف منسوب کررہے ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ سے اور کسی پر بہتان لگانے سے ڈرنا چاہئے۔

واللہ سبحانہ اعلم

بندہ

محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۹/رجب ۱۴۲۵ھ

(فتویٰ نمبر ۴۷/۷۳۰)

www.ownislam.com

مفتی صاحب کے اس واضح جواب کے باوجود یہ الزام لگانے والوں کو جوتے تو ضرور لگانے چاہیں اے کاش اگر پاکستان میں اسلامی حکومت ہوتی تو ایسے لوگوں پر قذف لگایا جاتا جسکے یہ اصل حقدار ہیں۔

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

دوسری بات یہ ہے کہ غیر مقلدین جو اسمسئلہ پر بہت اعتراض کرتے ہیں انکے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ حالت اضطرار میں علاج بالحرام جایز ہے جیساکہ نزل الابرار من فقہ نبی المختار کے صفحہ 301 میں علامہ وحید الزمان غیر مقلد لکھتے ہیں **كه اذا ستعمل برای الطبیب الحاذق** اور صفحہ 31 پر ہے **و قیل یرخص اذا علم فیه الشفاء ولم یوجد دواء افر حلال یوثر اثره كما رخص الخمر العطشان واكل المیتة للمضطر** یعنی جب کہ ماہر حکیم کی راہے سے استعمال کی جاے تو اس بات کی اجاز ہے کہ علاج بالحرام جایز ہے۔ جب کہ کوی دوسری دواء حلال موثر نہ پای ہے جیساکہ بوقت ضرورت پیاسے کے لیے شراب اور بھوکے کے لیے مردار جایز ہے۔

جب غیر مقلدین کے نزدیک یہ جایز ہے تو پھر اکابر علماء دیوبند جو اسکو جایز بھی نہیں سمجھتے (جیساکہ مفتی تقی عثمانی صاحب کے فتویٰ سے ظاہر ہے) ان پر فتوے لگانا چہ معنی دارد

تیسری بات یہ ہے کہ غیر مقلدین کے نزدیک تو پیشاب بھی پاک ہے بلکہ پاک ہی نہیں غیر مقلدین تو اسکو قابل شرب (یعنی پینے کے قابل) بھی مانتے ہیں چناچہ غیر مقلدین کی مشہور کتاب فتاویٰ ثنایہ کے صفحہ 312 میں لکھا ہے کہ اونٹ گاے بکری بلکہ گھوڑے کا پیشاب پینا بھی جایز ہے اور اسی قسم کا مفہوم عرف الجادی اور نزل الابرار صفحہ 299 میں بھی غیر مقلدین نے لکھا ہے۔

www.ownislam.com
Representative of Ahle Sunnah Wal Jamaah

کرتے ہیں۔ ہاں ایسے بازاروں میں ناجائز اشیاء فروخت نہ کرے اور نہ فروخت کرنے پر مدد کرے ایسا ہی مسلم رضاکار دسہرے کے کام میں بھی مدد نہ کرے بحکم قولہ لا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ (اہل حدیث ۸ محرم ۱۳۶۲ھ)

سوال: ہمارے یہاں کے مسلمانوں میں دستور ہے کہ جب دروازے پر ہندو برہمن ٹھاکر وغیرہ آتے ہیں تو اپنے برابر چارپائی پر بٹھاتے ہیں اور نائی حلوائی وغیرہ اگر چپکے اٹھ دیتے ہیں لیکن ان کو برابر نہیں بٹھاتے اور ساتھ کھانا برا سمجھتے ہیں کیا یہ شرعاً جائز ہے؟ (شاید بنارسی)

جواب: حدیث شریف میں آیا ہے انزلوا الناس منازلھم ہر آدمی کو اس کی عزت کے مطابق درجے میں بٹھایا کرو۔ اس کے علاوہ ارشاد ہے اذا جاء کم کریم قوم فاکرموہ جب کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی عزت کرو۔ اس لحاظ سے کسی ہندو معزز کو اچھی جگہ بٹھانا اور خادموں کو نیچے بٹھانا ناجائز نہیں ہے۔ البتہ مسلمان کسی درجہ کا ہو اس کے ساتھ کھانا کھانے سے پرہیز کرنا نہیں چاہیئے۔ حدیث میں ہے بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم یعنی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ اعلم۔ (اہلحدیث ۱۵ محرم ۱۳۶۲ھ)

سوال: قرآن شریف اور تفسیروں میں آج تک تمام علماء ابیہ ابراہیم کا ترجمہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے باپ کرتے آئے ہیں۔ اور اب بعض مولوی صاحب اب کا ترجمہ چچا کرتے ہیں کونسا ترجمہ صحیح ہے (خریدار)

www.ownislam.com

جواب: اب کا معنی باپ ہے چچا نہیں۔ چچا کے لئے عربی میں لفظ عم ہے۔ (اہلحدیث ۲۲ محرم ۶۲ھ)

سوال: اونٹ کا پیشاب پینا مریض کے لئے حدیث میں ہے۔ مگر بڑی مکروہ چیز ہے کیسے جائز ہوا؟ ہندو لوگ عورت کو نفاس کی حالت میں گائے کا پیشاب پلاتے ہیں کیا باعث اعتراض ہے (سائل مذکور)

جواب: حدیث شریف میں بطور دوائی استعمال کرنا جائز آیا ہے جس کو نفرت ہو وہ نہ پیئے۔ لیکن حلت کا اعتقاد رکھے ایسا ہی گائے بکری کے بول کے متعلق بھی آیا ہے لا باس ببول ما یوکل لحمہ (ایضاً)

www.ownislam.com
Representative of Ahle Sunnah Wal Jamaah

بہر حال یہ چند باتیں آپ ساتھیوں کے سامنے اس مسلہ کی تفصیل میں پیش کر دی ہیں
مزید تفصیل کے لیے دیکھیں حقایق الفقہ باجواب حقیقت الفقہ صفحہ 425 سے 429۔